بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو چھری پکڑ کر بسم اللہ پڑھی اس کے علاوہ سے جانور ذبح کیا تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے تسمیہ پڑھ کر جانور کو ذبح کرنا شروع کیا، پھر اس کے چھری کے تیز نہ ہونے کی وجہ سے اس کو رکھ دیا اور بغیر کسی وقفے کے فوراً دوسری تیز چھری اٹھا کر اس سے جانور کے ذبح کو مکمل کر لیا، لیکن اس نئی چھری پر تسمیہ نہیں پڑھا، تو اب یہ جانور حلال شمار ہوگا یا حرام؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں یہ جانور حلال ہی شمار ہوگا، کیونکہ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں اس جانور کو حلال قرار دیا ہے، جس کو ذبح کرتے وقت اس پر تسمیہ پڑھی گئی ہو (یعنی ایسی صورت میں تسمیہ کا تعلق جانور سے ہوتا ہے نہ کہ ذبح کے آلے یعنی چھری وغیرہ سے) اور مذکورہ جانور پر بھی اس کو ذبح کرتے وقت تسمیہ پڑھ لیا گیا ہے، تو محض چھری تبدیل کر لینے سے دوبارہ تسمیہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، بلکہ اسی پہلے تسمیہ سے ہی جانور حلال ہو جائے گا۔

البتہ جانور کو ابتداءً ہلکی دھار والی چھری سے ذبح کرنا، اس کو تکلیف دینا ہے، جس کو شریعتِ مطہرہ نے مکروہ و ناپسند قرار دیا ہے اور حکم ارشاد فرمایا ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت چھری تیز کر لی جائے اور جس قدر کم سے کم تکلیف کے ساتھ اس کو ذبح کرنا ممکن ہو، اس کا اہتمام کیا جائے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ“ ترجمۂ کنزالعرفان: تو اس میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔ (پارہ 8، سورۃ الانعام، آیت 118)

یونہی فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ومنها أن يريد بها التسمية على الذبيحة“ ترجمہ: اور ذبح کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ تسمیہ پڑھتے وقت ذبیحہ (ذبح کئے جانے والے جانور) پر تسمیہ پڑھنے کا ارادہ کرے۔ (الفتاوی العالمگیریہ، جلد 5، صفحہ 276، مطبوعہ المطبعۃ الکبری، مصر)

دورانِ ذبح چھری تبدیل کرنے کے متعلق منحۃ السلوک میں ہے: ”(ولو أضجع شاة وسمى، ثم رمى السكين وذبح بأخرى) أي بسكين أخرى (حل) لعدم تعلق التسمية بالآلة“ اگر بکری کو لٹا کر تسمیہ پڑھا، پھر (ہاتھ میں موجود) چھری کو پھینک دیا اور دوسری چھری سے ذبح کیا، تو جانور حلال شمار ہوگا، کیونکہ تسمیہ کا تعلق ذبح کے آلے سے نہیں۔ (منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک، صفحہ 392، مطبوعہ قطر)

یونہی بہارِ شریعت میں ہے: ”ذبح اختیاری میں شرط یہ ہے کہ ذبح کرنے والا ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھے یہاں مذبوح پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے یعنی جس جانور کو ذبح کرنے کے لیے بسم اللہ پڑھی اوسی کو ذبح کرسکتے ہیں دوسرا جانور اس تسمیہ سے حلال نہ ہوگا مثلاً بکری

ذبح کرنے کے لیے لٹائی اور اس کے ذبح کرنے کو بسم اللہ پڑھی مگر اس کو ذبح نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کردی یہ حلال نہیں ہوئی یہ ضرور نہیں کہ جس چھری سے ذبح کرنا چاہتا تھا اور بسم اللہ پڑھ لی تو اوسی سے ذبح کرے بلکہ دوسری چھری سے بھی ذبح کرسکتا ہے"۔ (بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ318، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ذبح کرتے وقت چھری تیز رکھنے اور جانور کو راحت مہیا کرنے کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: "وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، وليحد أحدكم شفرته، فليرح ذبيحته" یعنی جب تم ذبح کرنے لگو، تو اچھا طریقہ اختیار کرو اور جو کوئی ذبح کرے، تو وہ چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحے کے لیے راحت (سہولت) کا اہتمام کرے۔ (صحیح مسلم، جلد6، صفحہ73، مطبوعہ دار الطباعۃ العامرہ)

یونہی فتاوی عالمگیری میں ہے: "والقاطعة على ضربين حادة و كليلة، فالحادة يجوز الذبح بها من غير كراهة۔۔۔ والكليلة يجوز الذبح بها و يكره" ترجمہ: ترجمہ: اور ذبح کا آلہ دو طرح کا ہے: تیز دھار اور کند۔ تیز دھار سے ذبح کرنا بلا کراہت جائز ہے، جبکہ کند آلے سے ذبح کرنا جائز تو ہے، مگر ایسا کرنا مکروہ (ناپسندیدہ) ہے۔ (الفتاوی العالمگیریہ، جلد5، صفحہ276، مطبوعہ المطبعۃ الکبری، مصر)

بہارِ شریعت میں ہے: "مستحب یہ ہے کہ ذبح سے پہلے چھری تیز کرلے کند چھری یا ایسی چیزوں سے ذبح کرنے سے بچے جس سے جانور کو ایذا ہو"۔ (بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ318، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9651

تاریخ اجراء: 06 جمادی الاخری 1447ھ/28 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net